پروفیسر محمد ایوب قادری۔ ایم۔ اے

حضرت سیّدنا فاروق اعظمؓ اور صحابۂ کرامؓ

خلیفۂ دوم حضرت سیّدنا فاروق اعظمؓ کے دورِ خلافت میں خلافتِ اسلامیہ کو جو وسعت اور مسلمانوں کو جو عظمت و اقتدار حاصل ہوا وہ تاریخِ اسلام کا روشن باب ہے۔ قیصر و کسریٰ کی وسیع و قدیم سلطنتیں خاک میں مل گئیں، شہنشاہیت و استحصال کا دور ختم ہوا، جمہوریت، مساوات اور مشورت کا زمانہ آیا۔ علوم و فنون کی گرم بازاری ہوئی۔ نظامِ حکومت اور آئینِ خلافت مدون ہوا۔ اس کامیابی میں اگر ایک طرف خلافت کا "منہاجِ نبوت" سے تعلق تھا، تو دوسری طرف سیّدنا فاروق اعظمؓ کی اصابتِ رائے، حسنِ عمل، خلوصِ نیت اور صحابۂ کرامؓ کا تعاون و اشتراک بھی تھا ـــــ یہاں ہم سیّدنا فاروق اعظمؓ اور صحابۂ کرامؓ کے تعلقات پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں گے اور ان تعلقات کا جائزہ لیں گے کہ جن کے نتیجے میں خلافتِ فاروقی کو ایسی شاندار کامیابی نصیب ہوئی۔

سیّدنا فاروق اعظمؓ قریش کی شاخ بنو عدی میں پیدا ہوئے، اس زمانے کے رواج کے مطابق پہلوانی شہسواری اور کشتی کے فن سیکھے، فصاحت و بلاغت اور علم انساب میں مہارتِ کاملہ حاصل کی۔ نوشت و خواند سے بھی بے بہرہ نہ رہے اور اپنے خاندانی منصب "سفارت" کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ "حضرت عمرؓ" جیسا قریش کا بطلِ جلیل اسلام میں داخل ہو جائے تاکہ اسلام کو تقویت حاصل ہو۔ چنانچہ جب سیّدنا فاروق اعظمؓ مشرف بہ اسلام ہوئے تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرامؓ کو نہایت مسرت و خوشی ہوئی اور سب نے تحسین و آفرین کے نعرے بلند کئے۔ سیّدنا فاروق اعظمؓ کے اسلام لانے کے بعد مسلمانوں نے علی الاعلان نماز پڑھنی شروع کر دی اور ان کو خاصی تقویت حاصل ہوگئی۔

سیّدنا فاروقِ اعظمؓ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نہایت قرب و اعتماد حاصل تھا۔ ان کی

اصابتِ رائے کا یہ عالم تھا کہ بعض امور میں ان کی رائے کے مطابق نزول وحی ہوا۔ اسیرانِ بدر کا معاملہ، تحریم خمر، آیۂ حجاب ازواج مطہرات، مصلی مقام ابراہیم اس پر شاہد ہیں۔ سیدنا فاروقِ اعظمؓ کی تجویز کے مطابق ہی اذان کا طریقہ شروع ہوا۔ سیدنا فاروقِ اعظمؓ تنہا وہ شخص تھے کہ جنہوں نے علی الاعلان مکہ سے مدینہ ہجرت کی ان کے ہمراہ مندرجہ ذیل حضرات تھے:۔

زید بن خطابؓ، سعید بن زیدؓ، خنیس بن حذافہؓ، عمرو بن سراقہؓ، عبداللہ بن سراقہؓ، واقد بن عبداللہ تمیمیؓ، خولی ابن ابی خولیؓ، مالک ابن ابی خولیؓ، ایاس بن بکیرؓ، عاقل بن بکیرؓ، عامر بن بکیرؓ، خالد بن بکیرؓ۔

مدینہ منورہ پہنچنے پر سیدنا فاروقِ اعظم کا رشتۂ "اخوت" عتبان بن مالکؓ" سے ہوا جو قبیلۂ بنو سالم کے سردار تھے۔

جانشین رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم، خلیفۂ راشد اوّل اور افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کے وہ ہر معاملے میں معین و مددگار رہے۔ خلیفۂ اوّلؓ کے انتخاب کے موقع پر سیدنا فاروق اعظمؓ نے جس اصابت رائے، جرأت اور عاقبت اندیشی سے قدم اٹھایا۔ اس کے نہایت دور رس نتائج ظاہر ہوئے۔ انہوں نے سقیفۂ بنی ساعدہ میں حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے مفاسد و فتن کا دروازہ بند کر دیا اور مسلمانوں کو انتشار سے بچا لیا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ ان سے ہر معاملے میں مشورہ لیتے تھے اور اکثر مقدمات کے فیصلے ان ہی کے سپرد کرتے تھے۔ ان کے مشورے اور ایماء سے دورِ صدیقی میں تدوین قرآن کا کام ہوا۔ جب جنگ یمامہ میں حفاظ کی ایک بڑی تعداد شہید ہو گئی، تو ان کی تحریک پر سیدنا صدیق اکبرؓ نے زید بن ثابتؓ کو تدوین قرآن کا کام سپرد کیا۔ جنگ ردہ میں بھی وہ صدیقِ اکبرؓ کے دستِ راست تھے۔ مشہور مستشرق سر ولیم میور نے لکھا ہے:

"حضرت ابوبکرؓ کو حضرت عمرؓ کے مشورے اور صلاح پر اس قدر بھروسہ اور اعتماد تھا۔ اور ان کا فیصلہ (سوائے چند خاص مثالوں کے) ان کے نزدیک اتنا وزن رکھتا تھا کہ ان کو خلافت اور حکومت میں شریک کہا جا سکتا ہے۔"

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنے انتقال کے موقع پر سیدنا فاروق اعظمؓ کو خلیفہ مقرر کر کے جس پختگی رائے اور دور اندیشی کا ثبوت دیا وہ ظاہر ہے۔ صحابہ کرامؓ نے ان کی سخت مزاجی کی طرف تو اشارہ کیا مگر ان کو ناموزوں قرار نہیں دیا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے ہی سیدنا صدیق اکبرؓ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور قبر میں اتارا۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کو اپنے دورِ خلافت میں جو شاندار کامیابی، فتوحات عظیمہ اور خلافت میں استحکام نصیب ہوا، وہ صحابہ کرام کے پُر خلوص تعاون اور اشتراک کا نتیجہ تھا۔ وہ صحابہ کرام سے مشورہ اور تعاون ضروری

سمجھتے تھے۔ اور ہر طرح سے ان کا خیال رکھتے تھے۔ انہوں نے روزانہ پیش آنے والے مسائل کے فیصلے کے لئے اہل الرائے صحابہ کرامؓ کی ایک مجلس مشاورت بنائی تھی اور تمام ملکی و قومی مسائل مجلس شوریٰ سے طے پاتے تھے، اس مجلس میں مہاجرین و انصار کے منتخب اکابر اور اہل الرائے حضرات شریک ہوتے تھے اور اتفاق رائے یا کثرت رائے سے تمام امور کا فیصلہ ہوتا تھا۔ اس مجلس مشاورت کے خاص ارکان عثمان غنیؓ، علیؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، معاذ بن جبلؓ، ابی ابن کعبؓ اور زید بن ثابتؓ تھے۔

مہمات امور کے لئے ممتاز مہاجرین و انصار کی خاص مجلسیں بھی ہوتی تھیں، ایک مجلس عام بھی ہوتی تھی جس میں مہاجرین و انصار کے علاوہ سرداران قبائل بھی شریک ہوتے تھے۔ ہر شخص کو اظہار رائے کی پوری پوری آزادی حاصل تھی۔ حکومت پر نکتہ چینی کا حق حاصل تھا۔ معمولی معمولی مسلمان برسرِعام سیدنا فاروقِ اعظمؓ کو ٹوک دیا کرتے تھے، اس قسم کے واقعات عام طور پر معلوم و مشہور ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے تعاون اور مشورہ کو سیدنا فاروق اعظمؓ والیوں اور گورنروں کے لئے بھی ضروری سمجھتے تھے۔ مغیرہ بن شعبہؓ کی معزولی کے بعد ابوموسیٰ اشعریؓ کو بصرہ کا حاکم بنا کر بھیجا گیا تو انہیں حکم دیا کہ وہ سنتِ نبوی کی پابندی کریں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کا تعاون حاصل کریں کیونکہ وہ اس امت کے نمک ہیں۔ اور ان سے کہا کہ جو صحابہؓ تمہیں پسند ہوں ان کو اپنے ہمراہ لے جاؤ، چنانچہ ابوموسیٰ اشعری نے انتیس[۲۹] صحابہؓ کا انتخاب کیا۔

جنگ نہاوند کے موقع پر مجلسِ مشاورت منعقد ہوئی۔ عثمان غنیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ، نے نہایت آزادی سے اپنی رائے کا اظہار کیا اور سیدنا فاروق اعظمؓ کی رائے کی تائید کی حضرت عباسؓ نے اس رائے سے اختلاف کیا اور نقد و جرح فرمائی۔ حضرت علیؓ نے جوابی تقریر کی، بعد کو ثابت ہوا کہ فاروق اعظمؓ کی رائے صحیح تھی۔ صحابہ کرامؓ جہاد و جنگ میں شریک ہو کر سیدنا فاروق اعظمؓ کے مشن کی تکمیل کرتے تھے۔——
خالد بن ولیدؓ، عمرو بن العاصؓ، سعد بن وقاصؓ اور ابوعبیدہ بن الجراحؓ جیسے سپہ سالاروں نے فتح و ظفر کی وہ مثالیں قائم کر دیں کہ تاریخ میں ان کی تطہیر نہیں ملتی۔ جب سعد بن وقاصؓ عراق کی مہم پر گئے تو ان کے ہمراہ ستر وہ صحابہؓ تھے کہ جو جنگ بدر میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جوہر شجاعت دکھا چکے تھے۔
اسی طرح جب ابوعبیدہؓ جنگ یرموک میں رومیوں کے مقابلے کے لئے گئے تو اس جنگ میں ایک ہزار صحابہؓ شریک تھے جن میں سے سو ایسے صحابہؓ تھے جو جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے۔

جب عمرو بن العاصؓ نے فتح مصر کے موقع پر مدد طلب کی تو زبیر بن العوامؓ اور عبادہ بن الصامتؓ ان کی مدد کے لئے بھیجے گئے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ فرمایا کرتے تھے کہ وہ مہاجرین مع تلواروں کے سائے میں

ہیں (جنگ کر رہے ہیں) قید نہیں کئے جائیں گے۔ اور انہیں تکلیف نہیں دی جائے گی، ان کو اور ان کے اہل وعیال کو فیاضی کے ساتھ مالِ غنیمت تقسیم کیا جائے گا، اور جب تک وہ (جنگ سے) واپس آئیں گے ان کے اہل وعیال کی میں نگرانی کرتا رہوں گا

انصار　　　نے اللہ کی راہ میں قربانی دی ہے۔ اور دشمنوں سے جنگ کر رہے ہیں۔ ان کے نیک کام کو سراہا جائے گا۔ ان کی لغزشوں کو معاف کیا جائے گا۔ نیز اہم معاملات میں ان سے مشورہ کیا جائیگا۔"

عرب میں ۱۔ امیر معاویہؓ ۲۔ عمرو بن العاصؓ ۳۔ مغیرہ بن شعبہؓ اور ۴۔ زیاد بن سمیہ کو دہاۃ العرب کہا جاتا تھا۔ یہ حضرات کو بڑے بڑے عہدے دئے امیر معاویہؓ والئ دمشق رہے۔ ۱۸ھ میں ان کے ہاتھوں فتح ہوا۔ عمرو بن العاصؓ نے مصر میں فتح کے جھنڈے گاڑ دئے۔ اسی طرح مغیرہ بن شعبہؓ مختلف شہروں کے والی رہے۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کے دورِ خلافت میں ہر شخص قانون کی نظر میں برابر تھا۔ مساوات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ حضرت بلالؓ اور حضرت عمارؓ اگرچہ غلام رہ چکے تھے۔ مگر اجل صحابہؓ کے برابر سمجھے جاتے تھے اور سردارانِ قریش کے مقابلے میں فوقیت و برتری رکھتے تھے۔

فتوحاتِ عراق کے بعد تعینِ خراج کے سلسلے میں عام بحث و مشورت ہوئی اکابر صحابہؓ نے اس بحث میں آزادانہ حصہ لیا۔

سیدنا فاروق اعظمؓ خاندانِ نبوت کا بہت خیال رکھتے تھے، جب وظائف مقرر کئے گئے تو ابتدا خاندان بنو ہاشم سے ہوئی رجسٹر میں سب سے پہلے حضرت عباسؓ اور علیؓ کے نام لکھے گئے۔ وظائف کی رقم میں بھی ان کا لحاظ رکھا گیا۔

ازواج مطہراتؓ کے وظیفوں کی رقم سب سے زیادہ تھی ان کے بعد اصحاب بدر کے وظائف کی رقوم تھیں۔ اگرچہ حضرت حسنؓ اور حسینؓ اس گروہ میں نہ تھے۔ مگر ان کے وظائف بھی اسی حساب سے مقرر ہوئے۔

اسامہ بن زیدؓ کا وظیفہ سیدنا فاروق اعظمؓ کے صاحبزادے عبداللہؓ سے زیادہ مقرر ہوا۔ حضرت عبداللہؓ نے عذرداری کی تو فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ اسامہؓ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔

فتح مدائن کے موقع پر حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو ایک ایک ہزار درہم دئے گئے اور ان کے بیٹے عبداللہؓ کو پانسو درہم دئے گئے۔

سیدنا فاروق اعظمؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عم بزرگوار حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کا بہت خیال رکھتے تھے، نخلستان بنو نضیر کا انتظام حضرت عباسؓ اور علیؓ کے سپرد کیا۔ ایک موقع پر جب قحط سالی ہوئی

اور بارش نہ ہوئی تو سیدنا فاروق اعظمؓ نے حضرت عباسؓ کے ساتھ نماز استسقاء پڑھی اور ان کے وسیلے سے دعا مانگی۔ عبداللہ ابن عباسؓ تو برابر ان کی زیر تربیت رہے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ اور علیؓ میں نہایت خلوص اور دوستانہ تعلقات تھے۔ خدائے رحمان نے ان مومنین نیک اعمال کے دل میں محبت و مودت پیدا کر دی تھی، جس پر قرآن شاہد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے خدائے
سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ○ (سورۂ مریم)	رحمان ان میں محبت پیدا کر دے گا۔

سیدنا فاروق اعظمؓ بڑی بڑی مہمات میں حضرت علیؓ سے مشورہ کرتے تھے اور علیؓ ان کو مخلصانہ مشورہ دیتے تھے۔ انہوں نے ۱۶ھ نبوی میں سن ہجری کا اجراء علیؓ کے مشورے سے کیا اور جب سیدنا فاروق اعظمؓ بیت المقدس گئے تو خلافت کی ذمہ داریاں حضرت علیؓ کے سپرد کر گئے۔ ان کے باہمی تعلقات کی استواری کا یہ عالم تھا کہ حضرت علیؓ نے اپنی صاحبزادی ام کلثومؓ کو جو حضرت فاطمہ زہراؓ کے بطن سے تھیں سیدنا فاروق اعظمؓ کے نکاح میں دے دیا تھا۔ اور اس طرح سیدنا فاروق اعظمؓ کا رشتۂ مصاہرت بنت علیؓ کے ذریعہ خاندانِ نبوت سے ہو گیا۔

سیدنا فاروق اعظمؓ نے ایک موقع پہ حضرت علیؓ کے لئے فرمایا: "اطال اللہ بقاءک" اور "ایدک اللہ" فرمایا۔

جب بیت المقدس کا تاریخی معاہدہ تحریر ہوا تو اس پر مندرجہ ذیل صحابہ کبار ۱۔ خالد بن ولیدؓ۔ ۲۔ عمرو بن العاصؓ ۳۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور ۴۔ امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ کے بھی دستخط ہوئے۔

صحابہ کرامؓ بھی سیدنا فاروق اعظمؓ کا ہمہ وقت پاس اور لحاظ رکھتے تھے ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ نے محسوس کیا کہ ان پہ تنگ دستی کا زیادہ غلبہ ہے۔ چند جلیل القدر صحابہؓ عثمان غنیؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ نے مشورہ کیا کہ سیدنا فاروق اعظمؓ کے وظیفے میں اضافہ ہونا چاہیئے۔ اور اس کی ان کو ترغیب دینی چاہیے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کی رائے کے مطابق پہلے ان کی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہؓ سے رجوع کیا گیا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے اضافۂ وظیفہ کی تجویز کو کلیتاً مسترد کر دیا اور اس بات کو ناپسند فرمایا۔

سب سے پہلے حضرت عمرو بن العاصؓ نے سیدنا فاروق اعظمؓ کو "امیر المومنین" کہا پھر یہ خلیفۃ المسلمین کا عام لقب ہو گیا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ، ابو عبیدہ بن الجراحؓ کی نہایت تعظیم کرتے تھے۔ اسی طرح دوسرے صحابہ کرامؓ کی بھی ان کے درجے اور مرتبے کے مطابق تعظیم و تکریم فرماتے تھے۔ عثمانؓ، علیؓ، سعد بن وقاصؓ، طلحہؓ، زبیرؓ و دیگر صحابہؓ کا وہ پورا خیال رکھتے تھے۔ لیکن جہاں دینی یا قومی مسائل ہوتے وہاں وہ کسی کے ساتھ

رعایت نہیں کرتے تھے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ گورنر مصر کے صاحبزادے نے ایک قبطی کے بلاوجہ مارا اس پر انہوں نے عمرو بن العاصؓ کے سامنے ان کے اس بیٹے کو کوڑے لگوائے۔ خالد بن ولیدؓ کی جنگی قابلیت مسلمہ تھی، لیکن جب مصلحت سمجھی تو ان کو معزول کر دیا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ صحابہ کرامؓ کو ان کی قابلیت کے مطابق منصب عطا کرتے تھے، اور اس بات کی قطعاً پروا نہیں کرتے تھے کہ کون عزیز ہے اور کون غیر ہے۔ ذیل میں ان کے دور کے عمال کی ایک مختصر سی فہرست بصراحت شعبہ جات پیش کی جاتی ہے:۔

والیان و عمال		مجلس افتاء کے ارکان	دیگر عہدیداران	
ابوعبیدہ بن الجراحؓ	والی شام	عثمانؓ	خالد بن ولیدؓ	سپہ سالار
سعد بن وقاصؓ	والی عراق	علیؓ	عبادہ بن الصامتؓ	قاضی
یزید بن ابی سفیانؓ	عامل فلسطین	عبدالرحمٰن بن عوفؓ	زید بن ثابتؓ	میر منشی/قاضی (مدینہ)
عمرو بن العاصؓ	والی مصر	ابی ابن کعبؓ	محمد بن مسلمہؓ	افسر تحقیقات
امیر معاویہؓ	والی دمشق	ابوہریرہؓ	خالد بن ابی العاصؓ	رکن خلافت
ابوموسیٰ اشعریؓ	والی بصرہ	معاذ بن جبلؓ	عثمان بن حنیفؓ	مہتمم بندوبست اضلاع فرات
عتاب بن اسید امویؓ	عامل مکہ	زید بن ثابتؓ	عبداللہ بن مسعودؓ	افسر خزانہ کوفہ
عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ	حاکم مصر صعید	ابودرداءؓ	قدامہ بن مظعونؓ	افسر پولیس بحرین
عثمان بن ابی العاصؓ	والی طائف	**معلمین قرآن و حدیث**	عبداللہ بن الارقمؓ	افسر خزانہ/میر منشی
یعلیٰ بن امیہؓ	حاکم یمن	سلمان فارسیؓ	عبداللہ بن عتبہؓ	نگران بازار
علاء بن الحضرمیؓ	حاکم بحرین/یمن	ابودرداءؓ (دمشق)	سلمان بن ربیعہ الباہلیؓ	قاضی
عیاض بن غنمؓ	والی جزیرہ/مصر	عبداللہ بن مسعودؓ	عبداللہ بن الخزاعیؓ	کاتب دیوان
حذیفہ بن الیمانؓ	عامل مدائن	ابومسعودؓ (کوفہ)	ابوہریرہؓ	پولیس افسر بحرین
ہرثمہ بن عرفجہ ازدیؓ	عامل موصل	معاذ بن جبلؓ (حمص)	حذیفہ	انچارج بیت المال
عمیرہ بن سعدؓ	عامل حمص	عمران بن حصینؓ (بصرہ)	عقیل بن ابی طالبؓ	تقرر وظائف کے افسر
عمار بن یاسرؓ	حاکم کوفہ	انس بن مالکؓ (بصرہ)	مخرمہ بن نوفلؓ	
سمرہ بن جندبؓ	حاکم سوق الاہواز	عبادہ بن الصامتؓ (شام)	جبیر بن مطعمؓ	
حجاج بن عتیکؓ	عامل فرات			
نافع بن عبدالحارثؓ	حاکم مکہ			
نعمان بن عدیؓ	حاکم میسان			
مغیرہ بن شعبہؓ	حاکم بصرہ			

باوجودیکہ یہ جماعت سیدنا فاروق اعظمؓ کی معتمد علیہ تھی لیکن وہ ان لوگوں کی ذرا ذرا سی بات پر نظر رکھتے تھے۔ اور وقتاً فوقتاً ان کی گرفت کرتے رہتے تھے، ان کو تنبیہ کرتے رہتے تھے، ان سے حساب فہمی کرتے تھے، اگر کوئی بات خلاف ضابطہ ہوتی تو جواب طلب کرتے تھے اور عدم اطمینان کی صورت میں تعزیری کاروائی کی جاتی تھی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی عظمت وجلالت ظاہر ہے۔ مگر جب معلوم ہوا کہ انہوں نے کوفہ میں اپنے لئے ایک بڑا مکان بنالیا ہے تو انہوں نے ان کو تنبیہ کی اور وہ مکان منہدم کرادیا۔ مغیرہ بن شعبہؓ اور عمار بن یاسرؓ کو معزول کیا گیا۔ اس طرح بعض اور اصحاب کے واقعات ہیں۔

صحابہ کرامؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ کی سخت مزاجی کے باوجود ان کا پورا پورا احترام کرتے تھے اور ان کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے تھے وہ جانتے تھے کہ سیدنا فاروق اعظمؓ جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں اس میں سراسر دینی یا ملی مفاد ہوتا ہے، وہ ان کے سامنے ایسی ویسی بات کہتے ڈرتے تھے، لیکن معقول بات کہنے سے نہیں جھجکتے تھے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ بھی معقول بات خندہ پیشانی سے سنتے تھے اور انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:[1]

فواللہ ما عصیتہ ولا غششتہ حتی توفاہ اللہ۔	خدا کی قسم میں نے کبھی ان کی نافرمانی نہیں کی اور نہ خیر خواہی کے خلاف مجھ سے کوئی فعل سرزد ہوا۔

اور عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں:[2]

ثم صحبت صحبتھم فاحسنت صحبتھم ولئن فارقتہم لتفارقنھم وھم عنک راضون۔	تو پھر صحابہؓ آپکے ساتھ رہے اور آپ نے حسن رفاقت کا حق ادا کر دیا اور اگر آپ ان کو چھوڑیں گے تو اس حال پر کہ وہ آپ سے راضی ہوں گے۔

...

جب سیدنا فاروق اعظمؓ فیروز لولو (مجوسی) کے ہاتھوں زخمی ہوتے تو انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا اور چھ حضرات عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن وقاصؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ پر مشتمل ایک کمیٹی بنادی کہ ان میں سے جس کسی شخص پر اتفاق رائے ہوجائے اس کو خلیفہ بنالیا جائے۔ اس بورڈ میں ایک مشاورتی رکن ان کے صاحبزادے عبداللہؓ بھی تھے۔ مگر وہ امیدوار خلافت نہیں ہوسکتے تھے۔

غرض سیدنا فاروق اعظمؓ اور صحابہ کرام کے تعلقات کا یہ ایک ہلکا سا جائزہ ہے، جس سے پورا پورا خلوص ر

---

[1] بخاری باب بنیان الکعبہ وباب ہجرۃ الحبشہ [2] بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمر بن الخطاب۔

اعتماد اور تعاون و اشتراک ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ سابقین اولین، عشرہ مبشرہ اور خلفائے راشدین میں سے تھے وہ صحابہؓ میں سب سے زیادہ عالم و زاہد تھے، ان سے ۵۳۹ حدیثیں مروی ہیں۔ سیدنا فاروق اعظمؓ سے احادیث روایت کرنے والے مندرجہ ذیل صحابہ کرامؓ ہیں۔ عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، سعد بن وقاصؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عباسؓ، ابوذرؓ، عمرو بن ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، ابوہریرہؓ، عمرو بن العاصؓ، ابوموسیٰ اشعریؓ، براء بن عازبؓ، ابوسعید خدریؓ، و دیگر صحابہ کرامؓ۔

آخر میں ہم اس مضمون کو شہادت غیر کے تحت ڈاکٹر گستاؤلی بان کے ان الفاظ پر ختم کرتے ہیں۔

—— اس نئے دین (اسلام) کو بہتیرے موانع درپیش تھے اور بیشک وہ اصحاب نبی کی خوش تدبیری ہی تھی جس نے انہیں ان موانع پر کامیاب کیا۔ انہوں نے خلافت کے لئے ایسے ہی اشخاص کو انتخاب کیا جن کی ساری غرض اشاعت دین محمدی تھی۔

—— یہ سب (خلفائے راشدین) حضرت رسالت مآب کے صحابہ تھے اور ان میں پیغمبر خدا کی سخت زندگی اور سادہ عادتیں موجود تھیں۔

—— خلفائے راشدین کے زمانے میں ہر شخص برابر سمجھا جاتا تھا اور ایک ہی قانون سب کے لئے تھا۔

—— حضرت عمرؓ جس قدر عمدہ منتظم تھے۔ اسی قدر عمدہ سپہ سالار تھے اور ان کا انصاف تو ضرب المثل تھا۔ (تمدن عرب)

بقیہ :- انتخابات اور قادیانی

قوم کو اس کے مضمرات پر غور کرنا چاہیئے۔

جس طرح سابقہ انتخابات میں سی آئی اے اور اسرائیل نے قادیانیوں کی معرفت سیاسی سازشوں کے جال بچھائے، اس طرح اب بھی قادیانی پاکستان کے خلاف سازش کرنے پر تلے ہوئے ہیں ان کو پاکستان کی سابقہ اسمبلی اور اس کے اراکین کے خلاف سخت غصہ ہے، لیکن وہ بڑے پرسکون طریقے اور ٹھنڈے دل سے انتقام لینا چاہتے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے احمدی مسلمان کے گمراہ کن لفظ سے دھوکا کھائے بغیر ایک قادیانی کے فارم مسترد کر دیئے ہیں جس سے قادیانی سیخ پا ہیں، بہرطور ان کے بعض آزاد امیدوار اب بھی سرگرم کار ہیں۔ مسلمانوں کو قادیانیوں کی انتخابات کے دوران سازشوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے۔